وہم اور بدشگونی

02 november 2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔**یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "**شامی**" میں ہے: "اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)"۔

دُرُود شریف کی فضیلت

محبوبِ خدائے توّاب، نُبُوّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوشگوار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مسند بزار، ۲۵۵/۴، حدیث: ۱۴۲۵)

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروروں درود

www.dawateislami.net

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۲)

مختصر وضاحت:

اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ نے جہاں اتنے احسانات فرمائے وہیں ایک کرم اور فرما دیجئے کہ ہمیں گناہوں کے سمندر میں ڈُوبنے سے بچا لیجئے اور ہم جیسوں پہ کرم فرمانا بھی آپ ہی کا کام ہے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر کروڑوں بار درود ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

مَنحُوس کون؟

ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل(Forest) کی جانب چلے جارہے تھے۔ صبح کے سنّاٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف سنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستے میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑی شان وشوکت سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آرہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصّے سے چیخا: ”اُف! یہ تو انتہائی بدشگونی ہے۔ کیا اس بدبخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم (یعنی ایک آنکھ والے) نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔“ بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے چیخا: ”ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے باندھ دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔“ سپاہیوں(Guards) نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہوگئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کرلیا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: ”واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!“ اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آرہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ

www.dawateislami.net

اور اس کے ساتھی خوشی سے پھُولے نہ سَما رہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زور دار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہوگئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بِلاخوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے "میں یا آپ؟" میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چلچلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سُن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کر دیا اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔ (بدشگونی، ص۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے وہمی بادشاہ نے تو ایک آنکھ والے شخص کو منحوس جان کر اسے کڑی دُھوپ میں پورا دن قید رکھنے کی سزا دی مگر پھر بھی اسے شکار میں پہلے سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس حکایت سے تو ان کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور یا کسی دن مہینے کو محض اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یاد رکھئے! جو شخص وہم کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اسے ہر چیز منحوس محسوس ہونے لگتی ہے، حتّٰی کہ وہمی شخص کم عقل لوگوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کر کے نہ صرف خود آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی مسلمان کے **مَنْحُوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ مَنْحُوس ہونے کا وہم شیطان (Satan) کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو باہم **دست و گریبان** کراتا، لڑائی، جھگڑے کروا کر چین و سکون کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اسی نوعیت کا سُوال کیا

www.dawateislami.net

گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح اس کی مَنحُوس صُورَت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہو گی چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مناسب ہر بار تجربہ (Experience) ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! پھر اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی خرابی) تو نہیں؟

اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جواب ارشاد فرمایا: شرعِ مطہر (پاکیزہ شریعت) میں اس کی کچھ اصل (حقیقت) نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: **اِذَا تَطَیَّرۡتُمۡ فَامۡضُوۡا** یعنی جب کوئی شگونِ بد گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "**اَللّٰھُمَّ لَا طَیۡرَ اِلَّا طَیۡرُکَ، وَلَا خَیۡرَ اِلَّا خَیۡرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیۡرُکَ**"[1] پڑھ لے اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعۡلَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام اس طرح کے وہم و خیالات کی مذمّت کرتا ہے کہ جس سے کسی کی دل آزاری ہو، لہٰذا ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بد شگونی و وہم سے بچنا چاہیے۔ آیئے! اب **شگون کی تعریف** اور اس کی قسموں کے متعلق سنتے ہیں۔ چنانچہ

شُگُون کسے کہتے ہیں؟

1 ... (ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

www.dawateislami.net

شگون کا معنیٰ ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:(1) بُرا شگون لینا،(2) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیرِ قُرطبی میں نَقْل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقْت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بد شگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔ (تفسیر قرطبی، پ ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۴، ۱۳۲/۸، الجزء ۱۶ مفهوماً)

اچھے اور بُرے شگون میں فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی اور اچھے شگون میں فرق (Difference) بھی جان لیجئے چنانچہ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ بد شگونی لینا شرعاً ممنوع اور اچھا شگون لینا مُستَحَب ہے، اس کے علاوہ ☆ اچھا شگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بد شگونی غیر مسلموں کا شیوہ ہے ☆ اچھا شگون لینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رحم و کرم سے اچھائی اور بھلائی کی اُمید ہوتی ہے جبکہ بد شگونی سے نااُمیدی پیدا ہوتی ہے ☆ نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بد شگونی سے بِلاوجہ رَنج و تردُّد پیدا ہوتا ہے ☆ نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بد شگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو تَنَزُّلی کی طرف لے جاتی ہے۔ **مِراٰۃُ المَنَاجِیح** میں ہے: نیک فال لینا سنّت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے اور بد فالی لینا ممنوع کہ اس میں رب (عَزَّوَجَلَّ) سے نااُمّیدی ہے۔ اُمّید اچھی ہے نااُمّیدی بُری، ہمیشہ ربّ سے اُمّید رکھو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۵)

بد شگونی مشرکین کی پرانی رسم ہے:

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیر مسلموں میں مختلف چیزوں سے بُرا شگون لینے کی رسم پرانی ہے اور ان کے وہمی لوگ ہر چیز سے اثر قبول لیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کام کو نکلتا اور راستے میں کوئی جانور سامنے سے گزر جاتا یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ جاتی تو فوراً گھر واپس آتا، اسی طرح کسی کے آنے کو، بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں (مشہور) تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام اس طرح کی تَوَھُّم پرستی (وہم) کی ہر گز اجازت نہیں دیتا اور اسلام نے جہاں دیگر فضول رسموں کی جڑیں ختم کیں، وہیں اس بُری رسم کا بھی خاتمہ کر دیا۔ (صراط الجنان، ۳/۴۱۲) آیئے! بد شگونی کے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بد گمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور جب تمہیں بد شگونی پیدا ہو تو اُسے کر گزرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبد الرحمن بن سعد، ۵/۵۰۹)

2. ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں تین چیزیں لازِماً رہیں گی: بد فالی، حَسَد اور بد گُمانی۔

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس شخص میں یہ 3 خصلتیں (Traits) ہوں وہ ان کا تدارُک (علاج) کس طرح کرے؟ اِرشاد فرمایا: جب تم حَسَد کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی بد گُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بَد فالی نکالو تو اس کام کو کر لو۔ (معجم کبیر، ۳/۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دین کا طرزِ عمل لائق تقلید ہے کیونکہ یہ حضرات کسی مخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے منحوس خیال کر کے بد شگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھ کر وہمی لوگوں کی طرح ذہنی کشمکش میں مبتلا ہونے کے بجائے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے اور جس کام کا ارادہ کر لیتے اسے کر گزرتے۔ آیئے! اس ضمن میں 2 سبق آموز حکایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

www.dawateislami.net

سفر سے نہ رُکے

امیرُ المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی (Fortune-Teller) رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف نہ لے جایئے، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقت چاند عَقْرَبْ (آسمان کے برجوں میں سے ایک بُرج) میں ہے۔ اگر آپ اس وَقت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضراتِ صدیق و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سفر پر روانہ ہوگئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمن مارے گئے اور امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔ (غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب، ۱/۱۹۱، بتغیر قلیل)

بَعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سب صَحابہ سے بڑا ۔۔۔ آپ کو رُتبہ ملا مولیٰ علی مشکلکُشا
قَلعۂ خیبر کا دروازہ اُکھاڑا آپ نے ۔۔۔ مرحبا! صد مرحبا! مولیٰ علی مشکلکُشا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی کی تردید

امیرُ المُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے: جب

www.dawateislami.net

ہم مدینۂ طیّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند ''دَبَران'' میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے، کتنا خوبصورت(Beautiful) نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا، فرمایا: شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ واحد و قہار کے حکم و مَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔

(سیرت ابن عبدالحکم، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت و فضیلت والا تو ہو سکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیعُ الاول، جمعۃُ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینا یا دن منحوس نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت منحوس نہیں ہاں بعض دن بابرکت ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۵/۴۸۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صفر المظفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح اس میں بھی ہو سکتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی معزز مہینے میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ جنت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔(الکامل فی التاریخ، ۱۲/۲) ☆صفر المظفر میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔(البدایۃ والنہایۃ،۳/۳۹۲) ☆سیفُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ، ۱۰۹/۲) ☆مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح 16 ہجری صفر المظفر کے مہینے میں ہوئی۔(الکامل فی التاریخ، ۳۵۷/۲)

www.dawateislami.net

مگر افسوس کہ جیسے ہی صفر المظفر کے پُر بہار اور بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نُحُوست کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ (Month) کو انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے کہ اس مہینے میں آفتوں اور بلاؤں کا نزول ہوتا ہے، لہٰذا کابلی چنوں کی نیاز دلائی جاتی ہے یا پھر آٹے کی گولیاں بنا کر سمندر میں ڈلوایا جاتا ہے، بالخصوص اس ماہ کے آخری بدھ کو تو بہت ہی زیادہ منحوس تصور کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس مہینے کے بارے میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں سے مُتَعَلِّق سنتے ہیں۔ چنانچہ

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی 13 تاریخیں بہت زیادہ نَحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں، یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں۔" (بخاری، کتاب الطب، باب لا هامة، حدیث: ۵۷۵۷، ۴/ ۳۶) یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں، یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 کو منحوس جانتے ہیں، یہ بھی لغْوبات ہے۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ) ماہِ صفر کا آخر چہار شنبہ (بدھ کا دن) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا

www.dawateislami.net

یہ ارشاد: لَاصَفَرَ یعنی صفر کوئی چیز نہیں (بخاری، کتاب الطب، باب لا ھامۃ، حدیث: ۵۷۵۷، ۴/۳۶)۔ ایسی تمام خرافات (Nonsense) کو رد کرتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۵۹)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ماہِ صَفَرُ الْمُظفَّر سے مُتَعَلِّق عوام میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں کا حقیقت سے دُور دُور تک کوئی تعلُّق نہیں بلکہ یہ محض وہمی خیالات اور علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ ہم اس طرح کے وہمی خیالات سے اپنے آپ کو دُور رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مدنی کاموں** میں خُوب حصّہ لیں کیونکہ اس مدنی ماحول میں وہم اور بد شگونی سے بچنے اور اس کے علاج کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے جو عِلْمِ دِیْن سیکھنے سکھانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ **مدنی دَرْس** سے مُراد یہ ہے کہ شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائِل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائِل بِالْخُصُوص **فیضانِ سنّت** سے مَسْجِد / چوک / بازار / دُکان / دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **مَدنی دَرْس** کہتے ہیں۔

✤ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **کثیر مطالعے** کا بھی موقع ملتا ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و **"سلام"** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب و رسائل سے علمِ دِین سے مالا مال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ✤ **مدنی درس**، **بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت معاون و مددگار ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسجد کی حاضری سے محروم** رہنے والوں تک

www.dawateislami.net

بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔ ✤ مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر "**مدنی درس**" ہو گا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہو گی۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کی **مختلف کتب و رسائل کا تعارف** عام ہو گا۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمّد عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ !جو **اسلامی بھائی یا اسلامی بہن** روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پڑوس میں اکٹّھا رکھ۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولِیاء، ۶/۵، حدیث ۷۶۲۲)

آیئے! **مدنی درس** کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے۔ چنانچہ

گانے باجوں کا شوقین

ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زِیست (یعنی زندگی کے دن) برباد کر رہے تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور

www.dawateislami.net

گانے باجے سُننے کے بے حد شوقین تھے۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتے جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، ان کی زندگی میں سُنّتوں کی مدنی بہاریُوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشاء کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دِلنشین انداز میں مدنی درس دینا شروع کیا، وہ بھی قریب جا کر بیٹھ گئے اور بغور درس سُننے لگے، فیضانِ سُنّت کے عام فہم الفاظ سُن کر وہ اسلامی بھائی اس قدر مُتأثر ہوئے کہ باقاعدگی سے مدنی درس میں شرکت کرنا ان کا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر انہیں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کے علم وحکمت کے مدنی پھول سُن کر ان کا ایمان تازہ ہوگیا، قبر وحشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش کرنے لگی، لہٰذا انہوں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنالیا اور امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہوگئے۔

یقیناً مُقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خُدا مَدنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آ جا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۷-۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہم ایک ایسی بیماری ہے کہ جو انسان کا سُکھ چین سب کچھ چھین لیتی اور اس کی عقل کی صلاحیتوں (Abilities) کو ضائع کر دیتی ہے، جو لوگ وہم کی آفت میں پھنس

www.dawateislami.net

جاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کیلئے شخصیات، جگہیں، اوقات، علامتیں، تاریخیں، ایّام، راتیں، مہینے یا سال وغیرہ کچھ بھی باعثِ سعادت نہیں بلکہ وہ اپنے علاوہ ہر چیز کو اپنے حق میں بِلا وجہ منحوس خیال کرکے بد شگونی لیتے اور اپنے اوپر مختلف بُرائیوں کے دروازے کھولتے ہیں، مثلاً

بد شگونی کی صورتیں

✤ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُن کر بد شگونی کا شکار ہو جاتے ہیں ✤ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بد فالی لیتے ہیں ✤ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقصان کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بد شگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا ✤ کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) (آگ بُجھانے والی گاڑی) کی آواز سے بد شگونی میں مبتلا ہوتے ہیں ✤ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین و رَنجیدہ کر لیتے ہیں ✤ کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں ✤ کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جُوتا آنے سے بد شگونی لیتے ہیں ✤ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی ✤ عید جمعہ کے دن ہو جائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں ✤ کبھی بلّی (Cat) کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کُتّے کے رونے کو ✤ پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بد شگونی لیتا ہے ✤ نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صِرْف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے ✤ اگر کوئی عورت اُمید سے ہو تو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا ✤ جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں، ✤ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے ✤ کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے ✤ خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے ✤ جب بادلوں میں بجلی کڑک رہی ہو

www.dawateislami.net

اور سب سے بڑا بچہ (پَلوٹھا، پہلوٹھا) باہر نکلے تو بجلی اس پر گِر جائے گی ✤ بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں ✤ چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤ بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اُوپر سے کوئی چھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ✤ مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں ✤ زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گِر گیا وہ گُونگا ہو جائے گا ✤ رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں ✤ انگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے ✤ سورج گرہن کے وَقْت **"اُمید والی عورت"** چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا ✤ نو مَولُود (نئے پیدا ہونے والے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہو گا ✤ کبھی نمبروں (Numbers) سے بد فالی لیتے ہیں (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے)، اسی لئے ان کی بڑی بڑی عمارتوں میں 13 نمبر والی منزل نہیں ہوتی (بارھویں منزل کے بعد والی منزل کو چودھویں منزل قرار دے لیتے ہیں)، اسی طرح ان کے اسپتالوں میں 13 نمبر والا بستر یا کمرہ (Room) بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ اس نمبر کو منحوس سمجھتے ہیں ✤ مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔ بیان کردہ بد شگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بد شگونیاں پائی جاتی ہیں۔ (بد شگونی، ص۱۶ تا ۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے جو بھی اس طرح کی بد شگونیوں کا شکار ہے تو اسے چاہئے کہ سمجھداری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اس مرض سے پیچھا چُھڑائے کیونکہ بد شگونی کی تباہ کاریاں اس قدر زیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

آیئے! عبرت کے لئے **بد شگونی کی چند تباہ کاریوں** سے متعلق سنتے ہیں۔ چنانچہ

بد شگونی کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب **"بد شگونی"**

صفحہ نمبر20 پر ہے کہ ✤بدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعتماد اور توکُّل کمزور ہو جاتا ہے، ✤اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے، ✤تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے، ✤شیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے، ✤بدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پَست ہمتی اور تنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے، ✤ ناکامی کی بہت سی وجوہات (Reasons) ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلَط وَقْت اور غَلَط جگہ پر کام کرنا اور ناتجربہ کاری لیکن بَدشگونی کا عادی شخص اپنی ناکامی کا سبب نُحوست کو قرار دینے کی وجہ سے اپنی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے ✤بدشگونی کی وجہ سے اگر رِشتے ناطے توڑے جائیں تو آپس کی ناچاقیاں جنم لیتی ہیں ✤جو لوگ اپنے اُوپر بدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں انہیں ہر چیز منحوس نظر آنے لگتی ہے۔

کتاب "بدشگونی" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس مُوذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 126 صفحات پر مشتمل کتاب "**بدشگونی**" کا مطالعہ کیجئے ۔اس کتاب (Book) میں شگون کی قسمیں، اچھے بُرے شگون کی مثالیں، بدشگونی کی مختلف صورتیں، بدشگونی کے نقصانات، فال کھولنے اور اس کی اُجرت کا حکم، استخارہ کرنے کے طریقے، دعائیں اور فائدے، ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات، کھیتوں کو نظرِ بد سے بچانے کا نسخہ، مُوئے مبارک کی برکتیں، بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق، سبق آموز حکایات و واقعات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو زَہے نصیب! زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیم کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ

www.dawateislami.net

(Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ وہم اور بد شگونی اگرچہ بے حد مہلک امراض ہیں مگر ایسے امراض بھی نہیں کہ جو لاعلاج ہوں اور جن سے پیچھا چھڑوانا انتہائی دشوار ہو، لہٰذا مایوس ہو کر شیطان کو موقع دینے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی رحمت پر بھروسا کرتے ہوئے ان کے اسباب پر غور کیجئے اور فوراً علاج شروع کر دیجئے۔ آیئے! بد شگونی کے اسباب (Causes) اور ان کے علاج کے مُتَعَلِّق سنتے ہیں، چنانچہ

بد شُگُونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج

(1)...بد شُگُونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ تو بد شُگُونی دل میں جگہ ہی نہیں بناسکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر (Fate) میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)...بد شُگُونی کا دوسرا سبب توکل یعنی اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی کمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بد شُگُونی دل میں کھٹکے تو رب عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بد شُگُونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)...بد شُگُونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رُک جانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہو گا۔

(4)...بد شُگُونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی

چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے ؟ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بد شُگونی کی ہلاکت خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بد شُگونی کا پانچواں سبب روز مرّہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔ اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: اس قسم (یعنی بد شُگونی وغیرہ) کے خطرے وَسْوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر و بے شمار نافِع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پُختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) وہ وَہْم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: (1) **حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ** ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔ (پ ۴، اٰل عمران: ۱۷۳)
(2) **اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289 بتغیر قلیل)

(6)...بد شُگونی کا چھٹا سبَب نیک شُگون اختیار نہ کرنا یا نیک شُگون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ بُرا شُگون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شُگون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو بُرے شُگون سے بچنے کیلئے نیک شُگون لینے کی عادت بنائی جائے۔

مجلس ائمۂ مساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شگونی کے اسباب کی پہچان اور ان کے علاج کا ایک بہترین ذریعہ

www.dawateislami.net

یہ بھی ہے کہ ہم کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہو کر دینِ متین کے مدنی کاموں میں مشغولیت اختیار کرکے اس موذی مرض کی کاٹ کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بدشگونی سمیت کئی بُرائیوں کے نہ صرف اسباب کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے بلکہ ان کے علاج کے طریقوں کے متعلق بھی مدنی پھول دیئے جاتے ہیں لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خوب خوب برکتیں لُوٹیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے 104 شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمہ مساجد"** بھی ہے کہ جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے خطباء، ائمہ و مُؤَذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَر اَنْجام دیتی ہے اوران کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤَذِّنین کا اَہم کردار ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ائمہ کرام، صدائے مدینہ، اِنْفِرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، **مدنی درس** (دَرسِ فیضانِ سُنَّت)، نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں شِرکت، **مدنی دورے** کے ذریعے اُس مسجد کے اطراف کے گھروں اور دُکانوں وغیرہ میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھنے کی **کوشش کرتے** ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجلس ائمہ مساجد کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب	سب کو نمازی دے بنا یاربِّ مُصْطَفٰے
اَحکامِ شَرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق	پیکر خُلُوص کا بنا یاربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے درمیان صفر المظفر کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا وصال ہوا، اِسی مُناسبت سے ان کا ذکرِ خیر بھی سُنتے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک نیک و پرہیز گار خاتون تھیں۔ انہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلسنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین (Instruct) فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَربِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلِمہ طَیِّبہ اور اِسْتِغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّہ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقت چند گلاب کے پھول لا کر رکھے تھے جو شام تک تقریباً ترو تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔

www.dawateislami.net

(تذکرۂ امیرِ اہلسنت (قسط 2)، ص ۱۴۱ ملتقطاً)

جَبِیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا		غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

سُبْحٰنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ! واقعی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مقرب، صابرہ و شاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق مدنی تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالٰی کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کردار کو اپناتے ہوئے نفس و شیطان کی مخالفت کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کریں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول (School) یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں، اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دِینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخِرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

17 صفر المظفر کو اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا یوم منایا جاتا ہے، تمام اسلامی بھائی اس ماہ میں اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیصالِ ثواب کیلئے کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اِختیار فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے **وہم اور بد شگونی** کے حوالے سے جو بیان سننے کی سعادت حاصل کی اس سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے مثلاً

♣ کسی شخص، جگہ، چیز، مہینا، سال، وَقْت یا تاریخ کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں

www.dawateislami.net

کیونکہ اصل نحوست تو گناہوں میں ہے۔

♣بد شگونی لینا شیطانی کام اور اچھا شگون لینا مستحب کام ہے۔

♣بد شگونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف ممالک (Countries) میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بد شگونی لیتے ہیں۔

♣بد شگونی انسان کے لئے دِینی و دُنیوی اعتبار سے بے حد خطرناک ہے۔

♣ماہِ صفر یا اس کے آخری بدھ کو منحوس جاننا، ستاروں کے اثرات پر یقین رکھنا اور نجومیوں کے پاس جانا خلافِ شرع کام ہیں، حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

♣بزرگانِ دِین ستاروں کی تاثیر کے بالکل بھی قائل نہ تھے، لہٰذا یہ حضرات جس کام کا ارادہ فرمالیتے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اُمِّ عطار کے طفیل ہمیں **وہم اور بدشگونی** کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، ص ۸۹۴، حدیث: ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداو،د ج۴ ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **بہارِ شریعت حصہ 16** (312 **صفحات**)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" جبکہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت،

www.dawateislami.net

بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسائل "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

www.dawateislami.net

چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ...تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net